© rasailojaraid.com

"دماغ" اپنا فلسفہ لیے ہوئے تباہ ہو
"گداز دل" سے ضو فگن نیا چراغ راہ ہو
دکھا سکے بشر کو جو رہِ حیات جاوداں
وہی ہے "منزل جہاں"

طوفاں ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفاں ہی ابھارا کرتے ہیں

(جناب کوثر میرٹھی قریشی)

اس عالم بیم و رجا کی دنیا میں اس طرح گزارا کرتے ہیں
کچھ نقش مٹایا کرتے ہیں کچھ نقش سنوارا کرتے ہیں

بیتابیٔ دل سے گھبرا کر جب جب کے اشارا کرتے ہیں
اب وہ بھی محبت کی خاطر ہر جبر گوارا کرتے ہیں

اسبابِ حوادث کچھ بھی ہوں فطرت کی ستم ظریفی دیکھو
دریا پہ بسر کرنے والے شبنم پہ گزارا کرتے ہیں

اک وہ کہ جو ساحل پر رہ کر طوفان سے سہمے جاتے ہیں
اک ہم کہ بھیانک موجوں میں ساحل کا نظارا کرتے ہیں

شاید کہ یہ بحرِ ہستی کا قانون تمہیں معلوم نہیں
طوفاں ہی ڈبویا کرتے ہیں طوفان ہی ابھارا کرتے ہیں

ہر ظلم کا بدلا ظلم نہیں کوثرؔ سرکش انسانوں کو
اخلاق سے جیتا کرتے ہیں احسان سے مارا کرتے ہیں

© rasailojaraid.com